آیئے دین سیکھیں!

دارالعلوم نعیمیہ، دارالافتاء

بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی

مہر بند حلال گوشت کا شرعی حکم

سوال: حلال جانور کو شریعت کے احکام کے مطابق ذبح کیا جاتا ہے، پھر اُسے طبی اصولوں کے مطابق صاف اور منجمد کرکے پیکٹوں میں مہر بند (Seal Pack) کیا جاتا ہے اور اُس پر حلال سرٹیفکیشن کی مہر لگائی جاتی ہے، پھر بری یا بحری یا فضائی ذرائع سے مارکیٹ تک پہنچایا جاتا ہے۔ بعض مفتیانِ کرام فرماتے ہیں کہ اُس کا کھانا اس لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مہر بند ہونے سے مارکیٹ تک پہنچنے کے تمام مراحل میں مسلمان کی نظروں کے سامنے نہیں رہتا۔ آپ کے نزدیک اس کا شرعی حکم کیا ہے؟۔ اُن مفتیانِ کرام کا منشا بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہوسکتا ہے راستے میں اسے کھول کر اس میں حرام گوشت کی آمیزش کردی جاتی ہو، (مولانا محمد عقیل جامی، ہانگ کانگ)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب

مذکورہ صورت میں گوشت کی ترسیل کرنے والی کمپنی خواہ بری یا بحری یا فضائی ذرائع سے ترسیل کرے، حلال گوشت درآمد کنندہ کی اجیر ہوتی ہے اگرچہ وہ غیر مسلم ہوں، اس کے ذریعے گوشت منگوانا جائز ہے اور اس کمپنی کا یہ کہنا کہ یہ وہی گوشت ہے جو درآمد کیا گیا ہے، یہ معاملات کی خبر ہے اور معاملات میں کافر کی خبر بھی جائز ہے۔

علامہ برہان الدین ابوالحسن علی بن ابوبکر حنفی لکھتے ہیں: قَالَ: وَمَن أَرسَلَ أَجِيرًا لَهُ مَجُوسِيًا أَو خَادِمًا فَاشتَرَى لَحمًا، فَقَالَ: اشتَرَيتُهُ من يَهُودِيّ أَو نَصرَانِيّ أَو مُسلِمٍ وَسِعَهُ أَكلُهُ، لِأَنَّ قَولَ الكَافِرِ مَقبُولٌ فِي المُعَامَلَاتِ، لِأَنَّهُ خَبرٌ صَحِيحٌ لِصُدُورِهِ عَن عَقلٍ وَدِينٍ يَعتَمِدُ فِيهِ حُرمَةَ الكَذِبِ وَالحَاجَةُ مَاسَّةٌ إِلَى قبولِهِ لِكَثرَةِ وُقُوعِ المُعَامَلَاتِ.

www.fb.com/alghanipublisher

ترجمہ:''امام محمد نے فرمایا: جس نے اپنے کسی مجوسی نوکر یا خادم کو گوشت خریدنے کے لیے بھیجا، پس اس نے گوشت خریدا اور کہا: میں نے یہودی یا عیسائی یا مسلمان سے گوشت خریدا ہے، تو مسلمان کے لیے اس گوشت کا کھانا جائز ہے، اس لیے کہ معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے، کیونکہ یہ خبر صحیح ہے، یہ ایسے شخص نے دی ہے، جو عاقل ہے اور ایسے دین کا حامل ہے، جس میں جھوٹ کو حرام جانا جاتا ہے، ایسے معاملات کی کثرت کے سبب اُس کی خبر قبول کرنے کی ضرورت بھی ہے،(ہدایہ، جلد 7، ص:183)''۔

علامہ نظام الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: مَن أَرسَلَ أَجِيرَ الَهُ مَجُوسِيًا أَو خَادِمًا فَاشتَرى لَحمًا ،فَقَالَ :اشتَرَيتُهُ مِن يَهُودِيّ أَو نَصرَانِيّ أَو مُسلِمٍ وَسِعَهُ أَكلُهُ ،وَإِن كَانَ غَيرَ ذٰلِکَ لَم يَسَعهُ أَن يَأكُلَ مِنهُ ، ترجمہ:''جس نے اپنے کسی مجوسی نوکر یا خادم کو گوشت خریدنے کے لیے بھیجا، پس اس نے گوشت خریدا اور کہا: میں نے یہودی یا عیسائی یا مسلمان سے گوشت خریدا ہے، تو مسلمان کے لیے اس گوشت کا کھانا جائز ہے اور اگر کسی غیر کتابی غیر مسلم سے خریدا تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے''۔۔۔۔۔مزید لکھتے ہیں: رَجُلٌ اشتَرى لَحمًا فَلَمَّا قَبَضَهُ فَأَخبَرَهُ مُسلِمٌ ثِقَةٌ أَنَّهُ قَد خَالَطَهُ لَحمُ الخِنزِيرِ لَم يَسَعهُ أَن يَأكُلَهُ ،كَذَا فِي "التَّتَارخَانِيَّة". ترجمہ:''کسی شخص نے گوشت خریدا، جب اس گوشت پر قبضہ کر چکا تو کسی معتبر مسلمان شخص نے بتایا کہ دکاندار نے اس کے ساتھ خنزیر کا گوشت ملایا ہے، تو اب اس گوشت کا کھانا جائز نہیں ہے،''تتارخانیہ'' میں اسی طرح ہے، (فتاویٰ عالمگیری، جلد 5، ص: 308-309)''۔

امام احمد رضا قادری قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز لکھتے ہیں:''اگر وقت ذبح سے وقت خریداری تک وہ گوشت مسلمان کی نگرانی میں رہے، بیچ میں کسی وقت مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہو اور یوں اطمینان کافی حاصل ہو کہ یہ مسلمان کا ذبیحہ ہے تو اس کا خریدنا جائز اور کھانا حلال ہوگا،(فتاویٰ رضویہ، جلد 20، ص:282)''۔اعلیٰ حضرت کے اس حکم کا تعلق غیر کتابی کافر سے گوشت کی خریداری سے متعلق ہے، اس صورت میں اعلیٰ حضرت کی بیان کردہ تمام قیود کا موجود ہونا ضروری ہے۔لیکن اگر مسلمان سے گوشت خریدا ہو اور درمیان میں غیر مسلم ملازم کے ذریعے اسے حاصل کیا جائے تو اس کے بارے میں فقہ کی کتابوں میں واضح جزئیات موجود ہیں کہ اس کا یہ کہنا کہ میں نے مسلمان یا کتابی سے یہ گوشت خریدا ہے، اس گوشت کے حلال ہونے اور جائز ہونے کے لیے یہ کافی ہے، کیونکہ اس کا تعلق معاملات سے ہے اور معاملات میں غیر مسلم کی خبر بھی معتبر ہے اگرچہ وہ غیر کتابی ہو۔

علامہ نظام الدین رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: وَلَا يُقبَلُ قَولُ الكَافِرِ فِي الدِّيَانَاتِ إِلَّا إِذَا كَانَ قُبُولُ قَولِ الكَافِرِ فِي المُعَامَلَاتِ يَتَضَمَّنُ قَولَهُ فِي الدِّيَانَاتِ ،فَحِينَئِذٍ تَدخُلُ الدِّيَانَاتُ فِي ضِمنِ المُعَامَلَاتِ ،فَيُقبَلُ قَولُهُ فِيهَا ضَرُورَةً ،هٰكَذَا فِي "التَّبيِين". ترجمہ:''دیانات میں کافر کا قول مقبول نہیں، ماسوا اس کے کہ جب کافر کا قول معاملات میں مقبول ہونے پر دیانات میں مقبول ہونے کو متضمن ہو تو ایسی صورت میں دیانات، معاملات میں داخل قرار پاتے ہیں، پس بربنائے ضرورت کافر کا قول قبول کیا جائے گا، جیسا کہ''تبیین الحقائق'' میں ہے،(فتاویٰ عالمگیری، جلد 5، ص:308)''۔

صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:''دیانات سے مراد وہ اُمور ہیں، جس کا تعلق بندہ اور رب کے مابین ہے، مثلاً حِلّت، حُرمت، نجاست، طہارت،(بہارِ شریعت، جلد سوم، ص:400)''۔

www.fb.com/alghanipublisher

ہمارے نزدیک حلال طریقے سے ذبح کیے ہوئے حلال جانور کے گوشت کو جب طبی لحاظ سے محفوظ بنا کر مہر بند کردیا گیا ہو اور اس پر کسی حلال سرٹیفکیشن ادارے کی سند بھی ثبت ہو، پھر اس کی بری، بحری یا فضائی راستے سے ترسیل کی گئی ہو اور اس دوران وہ مسلمان کی نظروں کے سامنے نہ بھی رہا ہو، تو بھی اُسے استعمال کیا جاسکتا ہے تاوقتیکہ اس کے برعکس شواہد موجود نہ ہوں۔آج کل مسلم ممالک سمیت عالمی سطح پر دواؤں، اشیائے خوراک اور دیگر مصنوعات کا کاروبار ہو رہا ہے اور اعتماد پر چل رہا ہے۔دواؤں یا مصنوعات کے پیکٹ پر درج فارمولے اور انتہائی تاریخ استعمال پر بھی اعتماد کیا جاتا ہے۔ کسی ایک ملک سے دوسرے ملک یا ایک شہر سے دوسرے شہر تک بری، فضائی یا بحری راستوں سے ترسیل کا ایسا انتظام عملاً ممکن نہیں ہے کہ پروڈکٹ ہر وقت کسی مسلمان کی نظر میں رہے۔دین نے معاملات کا مدار یُسر اور عدمِ حرج پر رکھا ہے، عرف اور عادت بھی یہی ہے۔

بنیادی شرط یہ ہے کہ جہاں ذبیحہ ہو رہا ہے، ذبح کرنے والا مسلمان ہو، جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے، کم از کم تین رگیں کٹ گئی ہوں اور مہر بند ہونے تک سارا عمل مسلمان کی نگرانی میں ہو۔اسی طرح وہ مذبح جہاں یہودی اپنے مذہب کے مطابق اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہیں، جسے Kosher کہا جاتا ہے، وہ بھی جائز ہے، کیونکہ قرآن کریم میں اس کی تصریح ہے اور جامعہ اشرفیہ مبارک پور انڈیا کے زیر اہتمام مجلس شرعی نے بھی اسے جائز قرار دیا ہے، (مجلس شرعی کے فیصلے، ج:1، ص: 347)۔کسی ملک (مثلاً ہانگ کانگ) کے مسلمان تاجر کسی دوسرے ملک (مثلاً آسٹریلیا) کے جس مذبح سے گوشت منگواتے ہیں، بہتر ہے کہ ان کے علماء کا ایک وفد ایک بار ذبح سے مہر بند ہونے تک وہاں کا نظام دیکھ کر اطمینان کرلے یا اس ملک میں موجود ثقہ علماء کی اس سلسلے میں دینی معاونت حاصل کرلیں۔مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد لامذہب، ملحد اور Atheist ہوچکی ہے، اس لیے ہمارے عہد کے علماء ان کے ذبیحے کو جائز نہیں سمجھتے، لیکن ان میں سے جو اپنے باطل عقائد کے باوجود تحریف شدہ مسیحیت پر قائم ہیں، اگر وہ اللہ کے نام پر ضروری شرائط کے مطابق ذبح کریں تو ان کے ذبیحے کا حکم بھی یہودیوں کے کوشر والا ہوگا۔نوٹ: ہمارا یہ فتویٰ مشینی ذبیحے سے حاصل شدہ گوشت کے لیے نہیں ہے، جسے جھٹکے سے بھی تعبیر کرسکتے ہیں۔

5، فروری 2018ء

مفتی منیب الرحمٰن

دارالافتاء

قرآن اور اسلامی کتب کا مرکز

0305-2578627
0315-2717547

www.fb.com/alghanipublisher

توثیقی دستخط مفتیان کرام

اسمائے گرامی مفتیانِ کرام	ادارہ	دستخط
(۱) حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری صاحب	مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ باغِ حیات علی شاہ، مومن گلی، سکھر	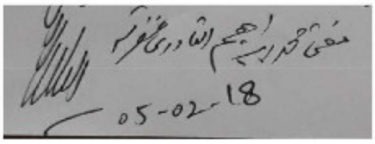
(۲) حضرت علامہ مفتی محمد الیاس رضوی صاحب	مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ نضرۃ العلوم B-10، گارڈن ویسٹ، کراچی	
(۳) حضرت علامہ مفتی محمد رفیق حسنی صاحب	مہتمم ورئیس الافتاء جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم بلاک 15، گلستانِ جوہر، کراچی	
(۴) حضرت علامہ مفتی محمد ابوبکر شاذلی صاحب	استاذ التخصص والافتاء دارالعلوم نعیمیہ بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، دستگیر کراچی	
(۵) حضرت علامہ مفتی محمد وسیم اختر المدنی صاحب	استاذ التخصص والافتاء دارالعلوم نعیمیہ بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، دستگیر کراچی	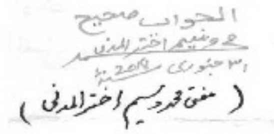
(۶) حضرت علامہ مفتی محمد اسماعیل نورانی صاحب	مفتی دارالافتاء جامعہ انوارالقرآن گلشن اقبال، بلاک 5، کراچی	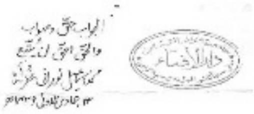
(۷) حضرت علامہ مفتی احمد علی سعیدی صاحب	استاذ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، دستگیر کراچی	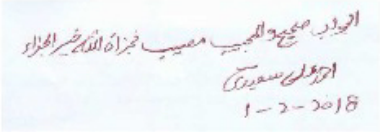
(۸) حضرت علامہ عبدالستار سعیدی صاحب	ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ، لاہور	
(۹) حضرت علامہ مفتی محمد جان نعیمی صاحب	مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ صاحبزادگوٹھ ملیر، کراچی	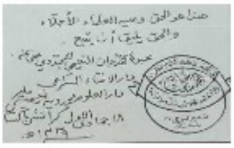
(۱۰) حضرت علامہ مفتی خالد کمال صاحب	استاذ التخصص والافتاء دارالعلوم نعیمیہ بلاک 15، فیڈرل بی ایریا، دستگیر کراچی	

www.fb.com/alghanipublisher